انجمن اتحاد ساجدی بلوچاں ویلفیئر ایسوسی ایشن

مدھو گوٹھ، یونیورسٹی روڈ، گلشن اقبال، کراچی

علاقے کا تعارف

مدھو گوٹھ مین یونیورسٹی روڈ، دیہہ او کیواری بالمقابل سفاری پاک، کلاس سروے نمبر 190 ,219، یونین کونسل نمبر 10، بلاک نمبر 11، گلشن ٹاؤن کے صوبائی کے اسمبلی حلقہ نمبر 126، قومی اسمبلی حلقہ نمبر 253 میں واقع ہے۔ مدھو گوٹھ میں زیادہ تر آبادی مزدور پیشہ اور کچھ گورنمنٹ ملازمین پر مشتمل ہے۔ یہاں کے قدیم باسی بلوچ برادری پر مشتمل ہیں مدھو گوٹھ میں 100فیصد بلوچ قبیلہ آباد ہے۔ مدھو گوٹھ صدیوں پرانا گوٹھ ہے انگریزوں کے دور میں اس کو پہاڑی ویلیج کے نام سے بھی پکارا اور لکھا جاتا تھا چونکہ گوٹھ کے قریب پہاڑی تھی۔ Record of Rights میں اس کی انٹریز رکھی گئی اور بعد ازاں اسے معروف بزرگ سماجی رہنما مدھو بلوچ مرحوم کے نام سے منسوب کرکے مدھو گوٹھ نام رکھا گیا بعد ازاں حکومتی ریکارڈ میں بھی مدھو گوٹھ کا اندراج کرلیا گیا۔ 1984ء تک باشندگان مدھو گوٹھ باقاعدہ گھر بار ٹیکس بھرتے رہے، Deh Map میں بھی گوٹھ کا نام باقاعدہ موجود ہے انگریزوں کے دور سے ذوالفقار علی بھٹو کے دور تک ہر سروے، ہر نقشے میں گوٹھ مدھو موجود ہے۔ شروع شروع میں تو مدھو گوٹھ 150 ایکڑ اراضی پر مشتمل تھا جب پاکستان بنا تو اس آبادی کے اردگرد کوئی آبادی نہیں تھی چاروں طرف سناٹا تھا صرف کچھ فاصلے پر بلاک 6 میں کنٹری کلب تھا، موجودہ یونیورسٹی روڈ کنٹری کلب روڈ کے نام سے تھا۔ 150 ایکڑ زمین وقتاً فوقتاً انگریزوں کے دور سے منظور ہوتی رہی، سب سے پہلے 15 ایکڑ منظور ہوئی، آبادی کے تناسب سے پھر 18 ایکڑ منظور ہوئی۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ایک سروے ہوا پھر تین ایکڑ منظور ہوئی، وزیر اعلیٰ سندھ عبداللہ شاہ کے دور حکومت میں 122 ایکڑ منظور ہوئی، پھر 1996ء میں 12 ایکڑ منظور ہوئی۔ اس طرح گوٹھ کی کل اراضی 150 ایکڑ بنتی ہے۔

تنظیم کے قیام کا پس منظر

1970ء میں گوٹھ کے نزدیک جب سفاری پارک بنانے کا منصوبہ تیار ہوا تو گوٹھ کے باسیوں نے اپنی زمین پر سفاری پارک بنانے کے سخت مخالفت ، کی اس وقت کے متعلقہ حکومتی اداروں اور وزاء کو KMC کی مذموم سازش کے بارے میں درخواستیں دیتے رہے بالآخر KMC انتظامیہ نے گوٹھ کے غریب باشندگان کو تنگ کرنا شروع کردیا۔ 1970ء سے 1975ء تک گاؤں کے بہت سارے گھر مسمار کردیئے گئے ، گوٹھ کے چاروں طرف لوہے کی باڑ لگادی گئی ، اس کے بعد 1994-1996ء میں روڈ بنانے اور شجر کاری کے بہانے KMC بلدیہ عظمیٰ کراچی نے گاؤں کے کافی گھر مسمار کردیئے ، عوامی جدوجہد کے نتیجے میں سندھ اسمبلی نے قرارداد مذمت منظور کی۔ جس کے بعد بالآخر KMC نے اس دوران متاثر ہونے والے گھروں کے رہائشیوں کو برابر والی زمین الاٹ کردی ، 1996ء میں الاٹمنٹ آرڈر اور بینک چالان ایشو کئے گئے ، غریب آبادی سخت محنت مزدوری کرکے بینک چالان بھرتے رہے کبھی گھر بار ٹیکس کیلئے تو کبھی گھر بنانے میں کثیر رقم خرچ کی ہر بار بلڈرز مافیا تباہی مچاتے رہے تو کبھی سرکاری مشینری دشمن بن گئی ۔

تنظیم کے قیام کا پس منظر

گوٹھ کے کئی غریب ان زیادتیوں سے تنگ آ کر کچھ کرائے کے گھروں میں تو کچھ ذکری گوٹھ، ڈالمیاں، لیاری، ملیر اور کچھ مدھو گوٹھ میں اپنے رشتے داروں کے یہاں اور کچھ بلوچستان جانے پر مجبور ہوئے۔ مدھو گوٹھ کے غریب باشندگان نے اپنے اوپر ڈھائے گئے مظالم سے تنگ آ کر بلوچ برادری کو بلا کر مدھو ویلیج میں ایک ہنگامی میٹنگ منعقد کی جس میں انجمن اتحاد ساجدی بلوچاں ویلفیئر ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا جو کہ پانچ گوٹھوں کی مشترکہ رجسٹرڈ انجمن ہے جس میں مدھو گوٹھ، صالح محمد گوٹھ، ذکری گوٹھ، بشیر ویلیج، مسکان پاڑہ کے معروف سماجی رہنما شامل ہیں اس انجمن کا مقصد گوٹھوں کیلئے فلاحی کام کرنا اور دیگر درپیش مسائل کا سدباب کرنا ہے۔ ہماری تنظیم کے زیر اہتمام ہر گوٹھ کی علیحدہ علیحدہ انجمن بھی کام کر رہی ہے جس طرح مدھو گوٹھ میں انجمن مدھو گوٹھ کے سماجی کام انجام دے رہی ہے۔

بانی ممبران

- عہد محمد بلوچ
- مسافر بلوچ
- انور بلوچ

تنظیمی ڈھانچہ

ہماری تنظیم کے عہدیداران مختلف گوٹھوں کے معروف سماجی کارنوں کا ایک گلدستہ ہے۔

1۔	صدر	قادر بلوچ
2۔	نائب صدر	عبدالغفور بلوچ
3۔	جنرل سیکریٹری	محمد اسحاق بلوچ
4۔	جوائنٹ سیکریٹری	محمد حنیف بلوچ
5۔	خازن	زاہد حسین بلوچ
6۔	آفس سیکریٹری	محمد ندیم

تعلیم:

تنظیم نے 1982ء میں گورنمنٹ پرائمری اسکول کے قیام کے لیے اپنی ذاتی پراپرٹی سے 2 کمروں پر مشتمل جگہ گورنمنٹ کو دی۔ اس طرح مدھو گوٹھ میں حصول تعلیم کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس کے بعد 1995ء میں پیپلز ورکس پروگرام کے تحت دو کمروں کا پرائمری اسکول رکن قومی اسمبلی شیر محمد بلوچ نے بنوایا جو KMC انتظامیہ نے مسمار کردیا۔ باشندگان مدھو گوٹھ نے اپنے بچوں کو تعلیم دینے کیلئے سرکاری محکموں کے دروازے کھٹکھٹانا شروع کیے، یوسی ناظم کی مدد سے ناظم اعلیٰ کراچی نعمت اللہ خان نے اسکول بنانے کے لئے مدھو گوٹھ کا سروے کرایا، اسکول تعمیر کرنے کیلئے 2 ہزار زمین دی گئی۔ اسکول کی تعمیر کا کام باقاعدہ شروع ہوا اور دو منزلہ گورنمنٹ اسکول کی بلڈنگ تیار ہوئی تو بلڈرز مافیا اور سابق وزیر اعلیٰ ارباب رحیم اور حکومتی اداروں کی ملی بھگت سے گوٹھ کے الاٹ شدہ 111 ایکڑ زمین اور نو تعمیر شدہ مدھو گوٹھ اسکول کو کیش اینڈ کیری کمپنی کے بلڈرز نے مسمار کردیا اور زمین پر بھی قبضہ کرلیا۔ ان تمام مظالم کے خلاف ہم نے عدالت، حکومتی ادارے، متعلقہ افسران، اعلیٰ عہدیداران سب کو خط لکھے احتجاج کرتے رہے لیکن افسوس کچھ نہیں ہوا۔

ان تمام زیادتیوں کے خلاف ہائی کورٹ چلے گئے جہاں سے مدھو گوٹھ کو 129 ایکڑ 10 گھنٹہ پر اسٹے آرڈر منظور کیا گیا۔ (حکم امتناعی) کی موجودگی میں سابق وزیر اعلیٰ سندھ ارباب غلام رحیم نے دو منزلہ شاندار سرکاری اسکول مسمار کردیا اور اس زمین پر میٹرو کیش اینڈ کیری کمپنی کو 111 ایکڑ زمین غیر قانونی طور پر منظور کردی۔ جس پر باشندگان مدھو گوٹھ نے سخت احتجاج کیا، توہین عدالت کی درخواستیں لگائیں، ہائیکورٹ نے جگہ کے معائنے کے لئے اپنے ناظر بھی بھیجے لیکن پھر بھی کمپنی کا کام جاری ہے۔ افسوس صد افسوس کہ تعلیمی درس گاہ مسمار کرکے انتظامیہ نے کمرشل ادارے کی سرپرستی کرکے تجارتی بلڈنگ بنوادی جس سے علاقے کے بچے ایک معیاری درس گاہ سے محروم ہوگئے۔

گورنمنٹ بوائز سندھی پرائمری
مسجد اسکول مدھو گوٹھ
(گلشن اقبال کراچی ایسٹ)

کھیل:

مدھو گوٹھ میں نوجوانوں کو صحت مندانہ سرگرمی فراہم کرنے کیلئے مدھو محمڈن فٹبال کلب کا قیام 1968ء میں میں عمل میں لایا گیا اس فٹبال کلب کی باقاعدہ رجسٹریشن 1984ء کو ڈسٹرکٹ ایسٹ میں ہوئی۔ مدھو محمڈن فٹ بال کلب کراچی کے نہ صرف مقامی سطح کے ٹورنامنٹ بلکہ آل سندھ اور آل پاکستان فٹ بال ٹورنامنٹوں میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے پناہ ٹائٹل اپنے نام کئے ہیں۔ کلب کے دفتر میں بے پناہ جیتے ہوئے کپ اور ٹرافیاں موجود ہیں۔

بجلی:

مدھو گوٹھ کی بجلی انجمن کی جدوجہد سے 1984ء میں منظور ہوئی تھی لیکن گورنمنٹ محکموں کی عدم توجہی کی وجہ سے گوٹھ بجلی کی سہولت سے محروم رہا جس کے لئے انجمن اتحاد ویلفیئر ایسوسی ایشن نے ہر ممکنہ کوشش کی بالآخر 2007-2006ء میں بجلی کی باقاعدہ منظوری دی گئی جس کا افتتاح ناظم واسع جلیل گلشن ٹاؤن نے کیا۔ لیکن تا حال بجلی کے کنکشن ابھی تک حاصل نہیں ہوئے ہیں اور فراہمی بجلی کے لیے صرف کھمبے لگے ہیں جس میں تاریں لگنا اور PMT لگنا ابھی باقی ہے۔ ان کاموں کے لیے KESC 25 لاکھ روپے ڈیمانڈ کر رہی ہے۔ مدھو گوٹھ کے محنت کش یہ خطیر رقم ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمارے علاقے سے منتخب اراکین اسمبلی و ارباب حکومت سے اپیل ہے کہ مطلوبہ رقم اپنے ترقیاتی فنڈز سے KESC کو ادا کر کے ہمیں بجلی جیسی بنیادی ضرورت کی فراہمی میں ہماری مدد کریں۔

گیس:

مدھو گوٹھ میں برسوں سے گیس کی سہولت نہیں تھی اس کے حصول کے لئے ہم نے سوئی سدرن گیس کمپنی اور متعلقہ عوامی نمائندوں سے رابطہ کیا بالآخر انجمن کی جدوجہد سے 2003-04 میں گوٹھ کو سوئی گیس فراہم کی گئی۔

مواصلاتی رابطہ:

تنظیم کے تعاون سے 1996ء میں ممبر قومی اسمبلی شیر محمد بلوچ کی مدد سے مدھو گوٹھ میں ٹیلیفون کنکشن فراہم کیا گیا۔ پورے گوٹھ میں PTCL کا نیٹ ورک موجود ہے۔

نکاسی آب:

نکاسی آب ہر علاقے کی بنیادی ضرورت ہے، تنظیم نے 1986ء میں اپنی مدد آپ کے تحت علاقے میں سیوریج لائن ڈالی۔ اس کی دیکھ بھال اور صفائی ستھرائی کے امور بھی تنظیم کی ذمہ داری ہے۔ بعدازاں یونین کونسل کے فنڈ سے بھی کے کچھ حصول علاقے میں سیوریج لائن تبدیل کی گئی تھی۔

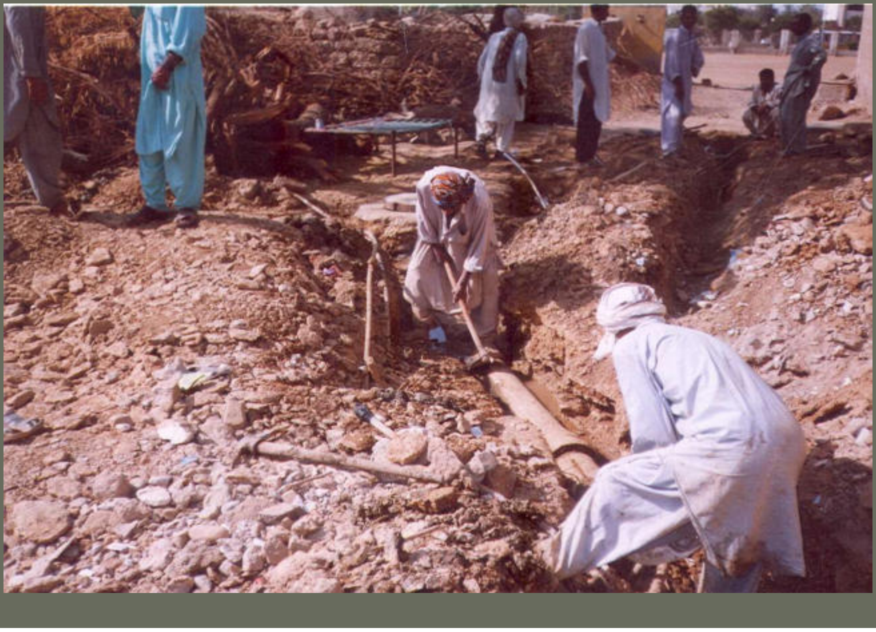

فراہمی آب پانی

نو تعمیر شدہ گلشن اقبال کے مکینوں کو پانی کی سہولت میسر تھی مگر ہمارے قدیم گوٹھ میں فراہمی آب کی لائن نہیں تھی۔ پانی کی لائن پیپلز پارٹی کے دورِ حکومت میں شیر محمد بلوچ کے تعاون سے بچھائی گئی، اب مدھو گوٹھ کو باقاعدگی سے پانی ملتا ہے اور گھر میں کنکشن موجود ہے۔

طوفانی بارش کے برساتی پانی کی نکاسی کا مسئلہ:

2008ء کی طوفانی بارشوں سے گوٹھ جھیل کی شکل اختیار کر گیا۔ گلشن اقبال اور یونیورسٹی روڈ سے آنے والا تمام برساتی پانی مدھو گوٹھ سے ہوتا ہوا جمعہ گوٹھ سے ملحق برساتی نالے میں چلا جاتا تھا، میٹرو بننے کی وجہ سے قدرتی راستہ بند ہو گیا جس کی وجہ سے تمام پانی رک گیا اور علاقہ تالاب میں تبدیل ہو گیا۔ نکاسی آب کیلئے ہم نے ٹاؤن انتظامیہ سے پمپ حاصل کیا اور تیل گوٹھ والوں نے فراہم کیا، اس طرح ایک ہفتے کی متواتر پمپنگ سے پانی نکالا گیا۔ پانی نکلنے کے بعد نشیبی علاقے میں مکینوں نے اپنی مدد آپ کے تحت مٹی کی بھرائی کی تاکہ آئندہ برساتی پانی تالاب کی شکل اختیار نہ کر سکے۔

گوٹھ بچاؤ مہم:

ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے کہ ہماری سرپرست معروف قانون دان محترمہ زبیدہ جمالی صاحبہ ہمارے ہی گوٹھ کی رہائشی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ گوٹھ کے معاملات میں ہماری رہنمائی اور وکالت کی ہے۔ 2004ء میں گلشن ٹاؤن میں سٹی گورنمنٹ نے گوٹھوں کی مسماری کیلئے کاروائی شروع کی، گلشن ٹاؤن میں جمعہ گوٹھ اور سکندر گوٹھ مسماری کی زد میں آنے کے بعد ہم نے اپنے گوٹھ کی مسماری کے خلاف سندھ ہائی کورٹ سے حکم امتناع حاصل کر کے قانونی جنگ شروع کر دی ہے، جس میں خدا کے فضل و کرم سے ہمیں کامیابی نصیب ہوگی اور بڑے پیمانے پر لوگ بے گھر ہونے سے بچ گئے۔ ہماری اس کاروائی اور عوامی احتجاج کی وجہ سے سٹی گورنمنٹ کو آپریشن روکنا پڑا۔ اس کے بعد متاثرہ جمعہ گوٹھ اور سکندر گوٹھ دوبارہ آباد ہو گئے۔

گوٹھ کی لیز اور جوائنٹ سروے کی جدوجہد:

محنت کش طبقہ کا یہ گوٹھ نہایت قیمتی اور اہم محل وقوع کی وجہ سے بے دخلی کی زد میں رہا ہے میٹرو کی تعمیر کا مسئلہ ہو یا فلائی اوور بنانے کا معاملہ ان سب کیلئے غریب اور محنت کش آبادی مدھو گوٹھ کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ ہمارا گوٹھ ریگولرائز آبادیوں کی فہرست میں شامل ہے مگر مختلف ادوار میں یہاں سے بے دخلیاں ہوتی رہی ہیں، اور ان کو متبادل رہائشی پلاٹ یا معاوضہ نہیں دیا گیا ہے۔ ہم نے سندھ کچی آبادی اتھارٹی، (کے۔ایم۔سی) کچی آبادی اور بورڈ آف ریونیو سے بار بار لیز اور جوائنٹ سروے کی درخواست کی ہے مالکانہ حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد تا حال جاری ہے۔

گوٹھ کا نقشہ اور لیز کا عمل

لیز یا مالکانہ حقوق کیلئے علاقے کا نقشہ ایک بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم نے اورنگی پائلٹ پروجیکٹ (OPP) اور اربن ریسورس سینٹر (URC) کے تحفظ آبادی پروگرام کے تحت علاقے کا نقشہ بنوایا ہے جس میں پورے ایریا کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ اس نقشے کے مطابق متعلقہ ادارے ہمارے ساتھ جوائنٹ ڈیمارکیشن کرکے گوٹھ کی حدبندی کو تسلیم کریں اور آئندہ گوٹھ کی قیمتی زمین پر قبضے کے قابل مذمت منصوبے نہ بنائیں، بلکہ ملحقہ خالی اراضی پر گوٹھ کے مکینوں کیلئے ڈسپنسری، میٹرنٹی ہوم، ووکیشنل ٹریننگ سینٹر اور خواتین کے لیے تربیتی مراکز وانڈسٹریل ہوم بنوا کر رفاعی وسماجی استعمال میں لایا جائے، نہ کہ بچوں کی تعلیم درسگاہ مسمار کرکے میٹرو جیسے کمرشل ادارے بنوائے جائیں۔ نیز تحفظ آبادی کیلئے اورنگی پائلٹ پروجیکٹ (OPP) اور اربن ریسورس سینٹر (URC) کے تعاون سے مدھو گوٹھ کی کیس اسٹڈی پروفائل بھی تیاری کے مراحل میں ہے۔ ہم اس کتابچے کی اشاعت میں تعاون پر ان اداروں کے مشکور ہیں۔

غیر قانونی قبضے کے خلاف جدوجہد

تنظیم نے ہمیشہ گوٹھ کے مکینوں کے مفاد اور انکا تحفظ اولین ترجیح رکھی ہے۔ مختلف ادوار میں مسماری سے بے گھر کیئے گئے خاندانوں کو دوبارہ آباد کرنے کیلئے ہماری ایک زیر التواء درخواست پر سندھ ہائی کورٹ نے 2008ء کو ایک حکم کے ذریعے انہیں متبادل جگہ کی فراہمی اور ان کو 29 ایکڑ 10 گھنٹہ پر اپنا گھر بنانے کی اجازت دی اس ہائیکورٹ کے آرڈر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ شرپسند عناصر، لینڈ مافیا، جعلی شناختی کارڈ اور جعلی مختارنامے کے ذریعے گوٹھ کے اصل وارثوں کو اور متاثرین کو روندتے ہوئے زمین پر قابض ہونا شروع ہوگئے۔ یہ لینڈ مافیا پیپلز پارٹی کے نام سے، جئے سندھ اور مختلف پارٹیوں کے نام پر بدمعاشی کرتے ہوئے مدھو گوٹھ کے غریب مقامی لوگوں کو ڈرا دھمکا کر رات دن بلا اشتعال فائرنگ کرتے ہوئے زمینوں پر قبضہ کر رہے ہیں، جس کی شکایت پیپلز پارٹی کی وارڈ سطح پر صوبائی صدور اور متعلقہ تھانہ ایس ایچ او کو مورخہ 21-07-2008 کو، وزیر اعلیٰ سندھ، وزیر داخلہ سندھ، سٹی ناظم، ریونیو بورڈ سندھ اور مختلف اداروں اور اعلیٰ عہدیداروں کو ان لینڈ مافیا کی گہری سازش اور ان کے گھناؤنے منصوبے سے آگاہ کیا مگر افسوس کہ ان کے خلاف کوئی تادیبی کاروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ اب جبکہ قبضہ مافیا مدھو گوٹھ کے شریف لوگوں کے گھروں کے تالے توڑ کر گوٹھ کے اندر داخل ہو رہے ہیں، مورخہ 19-07-2008ء کو کچھ شرپسند قبضہ مافیا گروپ نے اسلحہ سمیت گھر کا تالا توڑ کر بے نظیر شہید فاؤنڈیشن کے نام سے گھر پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس سلسلے میں انجمن انصاف کیلئے مظلوم کے ساتھ ہے اور ہر فورم پر ہم قبضہ گروپ کے بجائے مکینوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔

فلائی اوور کی تعمیر و متبادل اسپورٹس گراؤنڈ کا معاملہ

مدھو محمڈن فٹبال گراؤنڈ جو کہ تقریباً تین ایکڑ اراضی پر محیط تھا۔ اس گراؤنڈ پر مقامی، صوبائی اور ملکی سطح پر بہت سے ٹورنامنٹ منعقد کئے گئے ہیں اب فلائی اوور بننے سے پورا گراؤنڈ متاثر ہو چکا ہے۔ اس پل کے بننے سے قبل ٹاؤن ناظم واسع جلیل اور ڈی سی او کراچی جاوید حنیف ہمارے پاس آئے اور ایک مشاورتی اجلاس میں گوٹھ کے مکینوں سے وعدہ کیا کہ فلائی اوور کی وجہ سے متاثرہ اراضی کا مارکیٹ ویلیو پر معاوضہ دیا جائے گا۔

مدھو محمڈن فٹ بال گراؤنڈ اتوار بازار کی زمین پر جو اسپورٹس کمپلیکس کے لئے مختص ہے اس پر تعمیر ہوگا۔ ہم نے تو اہلیان کراچی کے ٹرانسپورٹ کے پرابلم کو حل کرنے کیلئے اپنا گراؤنڈ قربان کردیا، مگر افسوس صد افسوس ہمارے ساتھ کئے گئے کسی بھی وعدے کی پاسداری نہیں کی گئی نہ ہی مارکیٹ ویلیو پر معاوضہ ملا اور نہ ہی متبادل گراؤنڈ جس کی وجہ سے آج مقامی نوجوان صحت مند سرگرمیوں سے دور ہیں۔

قبرستان کی دیکھ بھال:

ہمارا قدیمی قبرستان تین ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ اس کی حفاظتی دیوار کی تعمیر بھی انجمن نے اپنی مدد آپ کے تحت کی ہے نیز قبرستان میں ہی فراہمی آب کا بھی انتظام کیا ہوا ہے۔ حفاظتی دیوار بنانے کے مرکزی دروازے پر گیٹ بھی لگوا دیا گیا ہے۔

تجہیز وتدفین میں معاونت

ہماری تنظیم اپنے ممبران کے دکھ درد میں ہمیشہ شریک رہی ہے خصوصاً وفات کی صورت میں بلوچ روایات کے مطابق انجمن اپنے مرحوم ساتھی کے کفن دفن کا بندوبست کرتی ہے علاوہ ازیں اس بارے میں سوگوارن کے دیگر اموریعنی طعام ، انجمن کی طرف سے بلامعاوضہ کراکری کی فراہمی کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔